فون نمبر ۲۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم :- جمعرات
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۱۶ صفر ۱۳۹۰ھ - ۲۳ شہادت ۱۳۴۹ ہش - ۲۳ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۹۲

اخبارِ احمدیہ

• جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا کا نہایت کامیاب تبلیغی دورہ فرمانے کے بعد آجکل گھانا میں قیام فرما ہیں اور وہاں کے باشندوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ اہم دینی اور جماعتی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور دیگر اہلِ قافلہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور حضور کے اس تاریخی سفر میں غیر معمولی برکت ڈال کر اس کے غلبۂ اسلام کے حق میں نہایت عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

• محترم عبدالرحمٰن خان صاحب نیازی برادر حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مطلع فرماتے ہیں کہ نارتھ شیلڈ انگلستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب ابن محترم عبدالمجید خان صاحب ربوہ کا وہاں آخری امتحان ہونیوالا ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ڈاکٹر صاحب موصوف کو امتحان میں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی عطا کرے اور انہیں قوم و ملک اور انسانیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم ودود احمد صاحب آف سرگودھا کو لندن میں پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب آف سرگودھا کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب آف وہاڑی کا نواسہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

• سرگودھا ۲۱ شہادت۔ مکرم مبارک احمد صاحب پراچہ سرگودھا سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے برادرِ نسبتی مجیب الرحمان صاحب پراچہ اپنی شادی کے روز اچانک شدید بیمار ہو گئے۔ انہیں ہسپتال میں بغرض علاج داخل کیا گیا ہے۔ ان کی یہ اچانک بیماری سارے خاندان کے لئے ازحد پریشانی کا موجب ہے احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین۔

• ماہ امان (مارچ) ختم ہو چکا ہے لیکن بہت سی مجالس کی رپورٹیں مرکز میں تا حال موصول نہیں ہوئیں۔ ایسی مجالس کے قائدین کی خدمت میں گزارش ہے کہ ماہ امان (مارچ) کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو بھجوائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو اِس بات پر پختہ ایمان ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے برحق ہیں

اگر تمام اَسباب اس کے منافی نظر آویں تب بھی گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ خدا ہر چیز پر قادر ہے

"ایک عقلمند بیشک گھبراہٹ میں پڑتا ہے کہ صلیبی فتنے اور کارروائیاں حد درجہ تک ترقی کر چکے ہیں۔ اُن کی کتابیں دُور دُور تک پھیل گئی ہیں۔ مجموعی حالت میں ان کی جان توڑ کوششوں کو دیکھا جاتا ہے تو نا امیدی ہو جاتی ہے کہ الٰہی اُن کا استیصال کیسے ہو گا اور صفحۂ زمین پر توحید کیسے پھیلے گی۔ کل اسباب اسلام کے ضعف کے موجود ہیں، اور صلیب کا زور ہے مگر ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہو کر رہتا ہے۔ الم تعلم انّ اللہ علیٰ کلّ شیئٍ قدیر۔ صرف ایک ہی بات ہے جو بھروسہ دلاتی ہے۔ اگرچہ کیسی ہی مشکلات آپڑیں اور عقل فتوےٰ دیوے کہ اب اسلام دوبارہ قائم نہیں ہو سکتا لیکن مَیں اِس بات کو نہیں مانتا۔ جب خدا تعالیٰ ارادہ کرتا ہے تو کر کے رہتا ہے۔ اس قسم کی رائیں ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں اور غلط بھی ثابت ہو رہی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ میں مبعوث ہوئے کیا ان کی نسبت اہل الرائے کی یہ رائے تھی؟ کون تھا جو یقین کرتا کہ ایک غریب جسکے پاس نہ قوت نہ شوکت نہ فوج نہ مال ہے اور ہر طرف مخالفت ہے وہ کامیاب ہو کر رہے گا، اور جو وعدے فتح اور نصرت اور اقبالمندی کے وہ دیتا ہے پورے ہو کر رہیں گے۔ مگر باوجود اس نا امیدی کے پھر کیسی امید بندھ گئی اور تمام وعدے پورے ہو گئے۔ الیوم اکملت لکم دینکم کی گواہی مل گئی اور پھر اذا جاء نصر اللہ والفتح کی سورۃ نازل ہوئی۔ ایسے ہی ممکن ہے کہ کوئی ہماری جماعت کا یہ خیال کر بیٹھے کہ اس صلیبی جال کا ٹوٹنا محال ہے مگر مَیں سُناتا ہوں کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ ابھی اس کے پاس بہت سی راہیں ہوں گی جن سے یہ فتنہ مٹے گا اور اُن کا ہمیں علم نہیں۔ ہمارا اِس بات پر ایمان چاہیئے کہ اس کے وعدے برحق ہیں۔ اگر تمام اسباب اس کے منافی نظر آویں پھر بھی اس کا وعدہ سچّا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ نہ ہو پھر بھی اس کا وعدہ سچّا ہے۔ وعدہ اس کا کمزور ہو سکتا ہے جس کی قدرت اور اختیار کمزور ہو۔ ہمارے خدا میں کوئی کمزوری نہیں ہے وہ بڑا قادر ہے اور اس کی حرکت جاری ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اسی ایمان کو ہاتھ میں رکھے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۵۵، ۳۵۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ شہادت ۱۳۴۹ ہش

جرائم میں بے پناہ اضافہ

الفضل کو براہِ راست سیاست سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے لہذا ذیل میں معاصر روزنامہ "نوائے وقت" کا ایک اداریٔ نوٹ جو ہم نقل کر رہے ہیں وہ بھی اِس لئے کر رہے ہیں کہ اس میں جس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ سیاسی نہیں بلکہ معاشرہ کی اخلاقی حالت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ ہم معاصر سے اِس بات میں سَو فیصدی متفق ہیں کہ مُلک کا نظامِ اخلاقی لحاظ سے بھی دَرہم برہم ہو چکا ہے اور حکومت اِس بارے میں کوئی مؤثر کام کرتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ حالانکہ جبکہ مُلک میں اِس وقت مارشل لاء کی حکومت ہے ایسے جرائم سرے سے ناپید ہو جانے چاہیئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جناب صدرِ مملکت نے سیاسی لیڈروں کو جو جلسے جلوس کی آزادی دی ہے مُلک کے غنڈوں نے بھی سمجھ لیا ہے کہ ہمیں بھی کھلی چُھٹی حاصل ہو گئی ہے اور ہم جو چاہیں کریں ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ بہرحال معاصر کا اِس تعلق میں نہایت اہم نوٹ ہم ذیل میں بجنسہٖ درج کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ اِس بارہ میں نظم و نسق کو ذرا اَور سخت کر دیں تاکہ اِس بُرائی کا استیصال ہو سکے ورنہ ڈر ہے کہ ملک میں لاقانونیت کی وجہ سے جان و مال سخت خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ نوٹ حسبِ ذیل ہے:۔

"شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہو جب اخباری کالم فائرنگ۔ اغوا۔ ڈاکہ زنی۔ قتل اور چوریوں کی وارداتوں سے بھرپُور نظر نہ آئیں ۲ دو ۲ دو آنے کے تقاضے پر فائرنگ۔ معمولی معمولی رنجشوں پر چُھرا گھونپنے کی وارداتیں اور اغوا کے مذموم واقعات۔ چوریاں تو اب روز کا معمول بن گئی ہیں۔ جہاں تک سیاسی ہڑبونگ اور ہاتھا پائی یا مارکٹائی کی وارداتوں کا تعلق ہے ان کے بارے میں نظم و نسق کی نرم روی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ حکومت اِس سلسلہ میں کم از کم مداخلت کی پالیسی پر کاربند ہے مبادا کسی گروہ یا جماعت پر اتنی سختی ہو جائے جس سے جمہوریت کے قافلے کی رفتار سُست پڑ جائے۔ گو جہاں تک امنِ عامہ کے قیام کا تعلق ہے سیاسی شعبۂ زندگی میں بھی ایسی حرکات کی کھلی چُھٹی کسی وقت بھی معاشرے کی تباہی اور ویرانی کا موجب بن سکتی ہے۔ لیکن یہ جو اس نرم روی کی آڑ میں اخلاقی جرائم کی رفتار میں اضافہ ہو گیا ہے اور دن دھاڑے چھینا جھپٹی کے واقعات رونما ہونے لگے ہیں ان سے تو شرفاء کی زندگی سہم سی گئی ہے کیونکہ جان و مال کا تحفّظ تو ہر معاشرہ کی پہلی ضرورت اور تقاضا ہوتا ہے۔ خطرہ ہے کہ اگر نظم و نسق کے سربراہوں کی چشم پوشی کی شہ پاکر یہ اخلاقی جرائم اسی طرح بڑھتے گئے اور زندگی اس طرح دہشت زدگی کی نذر ہوتی چلی گئی تو یہاں کوئی بھی تعمیری کام سرے نہ چڑھ سکے گا۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۸/۴ صفحہ ۳)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

دیارِ افریقہ

نگاہِ رحمتِ پروردگارِ افریقہ
ہے خاص طور پہ سوئے دیارِ افریقہ

خدا کا شکر ہے بے حد کہ کٹ گئی آخر
شبِ دراز شبِ انتظارِ افریقہ

امامِ وقت کو اپنے دیار میں پا کر
خوشی سے جُھوم رہے ہیں خیارِ افریقہ

زہے نصیب کہ ہم میں امامِ وقت آیا
خوشا نصیب کہ آئی بہارِ افریقہ

یہی امام ہے ماویٰ ضعیف قوموں کا
پناہِ عالمیاں غمگسارِ افریقہ

کبھی نہ اتنے مُبارک تھے عہدِ ماضی میں
کہ جیسے آج ہیں لیل و نہارِ افریقہ

ہزار زور لگائیں سفید فام۔ مگر
بلند ہو کے رہے گا مینارِ افریقہ

دیارِ حبش میں آکر امانِ جاں پاکر
بڑھا گئے ہیں صحابہ وقارِ افریقہ

ہمارے سیّد و مولا سیاہ فام بلالؓ
بسا گئے ہیں دلوں میں پیارِ افریقہ

خدا کرے کہ لِوائے بلالؓ کے نیچے
قرار پائے دلِ بیقرارِ افریقہ

ظفرؔ قریب ہیں وہ دن کہ احمدی ہوں گے
دیارِ مشرق و مغرب۔ دیارِ افریقہ

(ظفر محمدؐ ظفرؔ۔ احمد نگر نزد ربوہ)

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

ــ پانچ افراد کا قبولِ حق ــ سولہ تقاریب ــ سفراء سے ملاقاتیں
ــ سفیر مصر کے اعزاز میں الوداعی عصرانہ ــ ریڈیو ٹیلیویژن اور پریس کے ذریعہ اشاعت اسلام

از محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد زیورک سوئٹزرلینڈ

(۲)

عید الاضحیہ

یہ تقریب ۱۷ فروری کو منائی گئی۔ سخت سردی تھی۔ وقفہ وقفہ کے بعد برفباری ہو رہی تھی۔ اور پھر کام کا دن تھا۔ تاہم خدا کے کرم سے حاضری اچھی ہوگئی۔ میں حیران ہوا جب اس موسم میں برن سے الجزائر کے سفیر ہز ایکسی لنسی محمد یوسفی اور انڈونیشین سفارت کے سیکنڈ سیکرٹری جن کا ذکر اوپر آچکا ہے آپہنچے۔ مقامی ترکش قنصلیٹ کے نمائندہ بھی موجود تھے۔

اس عید کو یہ خصوصیت حاصل ہوئی کہ ریڈیو زیورک نے کافی وقت پہلے طے کئے ہوئے پروگرام کے مطابق نصف گھنٹہ سے بھی زیادہ وقت اس تقریب کے لئے مخصوص کردیا۔ ریڈیو پروگرام جو تین ملکوں آسٹریا۔ جرمنی۔ اور سوئٹزرلینڈ کا اکٹھا چھپتا ہے۔ اس میں یہ پروگرام شائع شدہ موجود تھا۔ مکمل خطبہ ریکارڈ کیا گیا۔ اور مختصر تبصرہ و تعارف کے ساتھ ریلے کیا گیا۔ اس پروگرام میں دلچسپی رکھنے والے کروڑوں لوگوں نے اسے سنا۔ اس میں خطبہ الہامیہ اور برکات الدعا کے اقتباسات کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا تھا۔ اور آخر میں اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تار کا ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا۔ ہم حضور کے از حد ممنون ہیں کہ وہ عیدین کے موقعہ پر اپنے وطن سے دور خادموں کو بھولتے نہیں انہیں مسرت میں شریک کرتے اور اپنی دعاؤں سے نوازتے ہیں۔

حسب معمول عید کے بعد مہمانوں کو چائے قہوہ وغیرہ پیش کیا گیا۔ اور پھر مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ نہایت اچھا کھانے کا انتظام تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ مختلف ممالک کے احباب و خواتین کا تعاون حاصل رہا۔ اللہ سب کو جزائے خیر بخشے۔

سفیر جمہوریہ متحدہ عربیہ کے اعزاز میں الوداعی تقریب

زیر نظر رپورٹ کی سولہویں تقریب ہز ایکسی لنسی سید توفیق عبد الفتاح سفیر جمہوریہ متحدہ عربیہ کی الوداعی دعوت تھی۔ ان کا ہمارے ساتھ اس قسم کا گہرا تعلق تھا۔ کہ ان کی اس ملک سے وطن کو واپسی پر میں نے خیال کیا کہ ان کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت دی جائے۔ ہز ایکسی لنسی نے اسے خوشی سے قبول کیا چنانچہ دس جنوری کو چار بجے سہ پہر مسجد محمود کے لیکچر ہال میں الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔ یہودی اس طرح ملک پر چھائے ہوئے ہیں۔ کہ کئی اچھے بھلے تعلق رکھنے والوں کی طرف سے معذرت آگئی۔ اور یہ اچھا ہوا۔ کیونکہ جو شریک ہوئے ان سب کے لئے بھی جگہ از حد تنگ تھی۔ سفراء میں سے چین کے قائمقام سفیر اپنے سیکرٹری سمیت۔ انڈونیشیا کے محترم تاج الدین یوسف اور سفیر نائیجیریا کے نمائندہ محترم ہاکی شریک ہوئے۔ چین کے سفارتی نمائندے پہلی بار مسجد آئے تھے۔ مگر انہوں نے اس مذہبی ماحول میں اجنبیت محسوس نہ کی۔ میرے شکریہ کے جواب میں کہا "پاکستان ہمارا ہمسایہ اور ہمارا دوست ہے"۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں محترم سفیر مصر کے دینی جذبہ کو سراہا۔ اور ان کے مسجد کے ساتھ گہرے تعلق کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ میں نے کہا کہ تبلیغ ایک رنگ میں ہر مسلمان پر فرض ہے۔ لیکن الٰہی فرمان ہے کہ ایک جماعت کلیۃً اس کام میں مصروف رہے۔ اس ارشاد کی تعمیل کی توفیق مسلمانوں میں سے صرف احمدیہ جماعت کو حاصل ہے۔ اور وہ اسی دلجمعی سے اسلام کے پھیلانے میں ساعی ہے۔

ہز ایکسی لنسی نے جواب میں مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:۔

"سید الاخ۔ امام مشتاق! خواتین و احباب! اور میرے دوستو! میں امام مشتاق کا اس تقریب کے انعقاد کے لئے اور آپ سب کا خواہ وہ میرے رفقاء میں سے ہیں جو برن اور جنیوا سے تشریف لائے یا سوئس احباب جو ان کے ملک سے پانچ سال بعد جانے والے سفیر کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں دلی ممنون ہوں اور آپ سب کے لئے خیر کا طالب ہوں۔

میں امام کی طرح قرآن کریم کی آیات کا حوالہ دینے کا اہل نہیں ہوں لیکن یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ ان بہت اچھی سی باتوں میں سے جن کی قرآن کریم ہمیں تعلیم دیتا ہے ایک یہ ہے کہ ہم اچھی باتوں میں تعاون کریں جہاں بھی ہوں ہم نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی کوشش کریں۔

سوئٹزرلینڈ میں میرے پہلے سال کے قیام کے دوران مجھے زیورک میں مسجد کا علم نہ تھا۔ اس کے بعد مجھے ایک لبنانی ڈاکٹر سے مسجد کا علم ہوا۔ اور ان کی تحریک پر ہم عید الاضحی کی تقریب میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد میں آتا رہا اور امام مسجد نے ہمیشہ مجھے خوش آمدید کہی۔ یہاں مجھے بہت سے سوئس مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں سے تعارف کا موقعہ ملا۔ جن کے ساتھ ہمارے بہت اچھے تعلقات ہیں اور صحیح مفاہمت قائم ہوگئی۔ جب بھی امام نے مجھے بلایا۔ میں نے کبھی آنے میں تامل نہیں کیا۔ میں امام کی سرگرمی عمل کو شدت سے محسوس کرتا رہا ہوں۔ اور اس پہلو میں اس تاثر کے اظہار سے مجھے خوشی ہے۔

امام! میں پھر آپ کے اس پرتپاک خوش آمدید کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کبھی مجھے بھولے نہیں۔ جب بھی مجھے قاہرہ جانے کا موقعہ ملا۔ میں آپ کا ذکر کرتا رہا۔ الازھر کے امام سے کئی دفعہ آپ کے متعلق بات ہوئی۔ اور میں نے انہیں آپ کے مشن کی کارگزاری سے آگاہ کیا۔ ابھی گزشتہ رمضان میں میں قاہرہ میں تھا۔ وہ آپ کا اور آپ کے مشن کا ذکر بڑی دلچسپی سے سنتے رہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ آپ یہاں کس قدر کامیاب ہیں۔ آپ۔ اور آپ کے سوئٹزرلینڈ میں کارہائے نمایاں کے لئے اپنے ممنونیت کے جذبات کا اظہار ایک حقیر خدمت ہے جو میں بجالاتا ہوں۔ الازہر کے امام۔ جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ فرانس سے ڈاکٹریٹ کی ہے۔ ۷۵ سال کی عمر ہونے کے باوجود وہ مستعد ہیں اور روانی سے فرانسیسی بولتے ہیں۔ شاید ماہ جون میں وہ یہاں آئیں۔

خواتین و احباب! اس موسم میں خطرہ مول لیتے ہوئے سفر کرکے یہاں آنے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امام پھر آپ کا بھی۔ میں ہمیشہ آپ کی کامیابی کا متمنی رہونگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میں جب پھر سوئٹزرلینڈ آؤں گا۔ آپ کی یہ تنگ جگہ اس سے دگنی وسیع ہوگئی ہوگی۔ اور آپ اس قابل ہونگے۔ کہ اپنے اور احباب کو بھی یہاں خوش آمدید کہہ سکیں از حد شکریہ"۔

احمدی احباب و خواتین سے سفیر مصر کا تعارف کروایا۔ سوئس احمدیوں کو ملتے ہی آپ نے ہمیشہ بڑی مسرت محسوس کی ہے۔ ایک موقعہ پر کہا اس ملک کی سیاسی فضا از سوئس مسلمانوں کی تعداد کے بڑھنے سے ہی درست ہوگی۔ یہ زیادہ ہوگئے تو خود اپنی حکومت سے نپٹ لیں گے۔ مسلمان ممالک کے خلاف تعصب دور ہو جائے گا۔ سفیر محترم نے عملاً بھی ہمارے ساتھ ہمیشہ تعاون کیا۔ قرآن کریم کے نسخے عربی سیکھنے کے لئے کتب قرآن کریم کے ریکارڈ غرض جو بھی ان سے بن پڑا کرتے رہے۔ پھر ہمارا لٹریچر ہمیشہ خوشی سے قبول کیا۔ اور اعلےٰ سفارتی حلقوں میں جماعت کے حق میں کلمہ خیر کہا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ انہیں حسنات دارین سے نوازے آمین۔

اس تقریب کی رپورٹ جرمن اور فرنچ معروف حلقوں کے پریس میں شائع ہوئی۔ ایک اخباری رپورٹ کا مندرجہ ذیل فقرہ قارئین کے لئے موجب دلچسپی ہوگا۔

"ڈپلومیٹس اور مسجد سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی اس تقریب میں کثیر تعداد میں شرکت سے ان کے مختلف رنگوں۔ نسلوں اور مذاہب کے ہونے کے باعث اپنی اپنی الگ زبانوں اور انوکھے آداب سے ایسا عجیب اور رنگین امتزاج پیدا ہوگیا تھا۔ کہ زیورک کے ایک عام باشندہ کو گو وہ اس حلقہ میں دلی مسرت کے ساتھ قبول کرلیا گیا ہو۔ ضرور قدرے اجنبیت کا احساس ہوتا ہوگا۔"

ڈاگر انسائیگر Tagesanzeiger ۱۲ جنوری ۱۹۷۰ء

ہائیلن میں تقریر

زیورک کے قریب ایک قصبہ ہائیلن کے پروٹسٹنٹ گرجا کے نوجوانوں کی تنظیم کی طرف سے دعوت آئی کہ میں انہیں اسلام پر خطاب کروں۔ ۱۳ جنوری۔ تقریر کے لئے گیا۔ شش چراغ کی سکرین...

اپنی کار کے ساتھ موجود تھیں۔ ہم فوراً اس کے گرجا کے لیکچر ہال میں پہنچے۔ حاضری بہت اچھی تھی۔ میں نے تقریر کی۔ جس کے بعد سوالات کے جوابات دیئے۔ اچھے تعلیم یافتہ اور ذہین نوجوانوں کا اجتماع تھا۔ ڈسکشن کا معیار بہت بلند رہا۔ مجھے اس کا بڑا لطف آیا۔ کہ سوال کے جواب میں نے خود قرآن کریم کی آیت نکال کر ان میں سے سوال کرنے والی کو کہا اونچی پڑھ دے۔ اس نے پڑھی اور اقرار کیا کہ جواب مل گیا۔ میں نے کہا کہ یہ قرآن کریم کا کمال ہے کہ وہ زندہ کتاب ہے۔ جو پوچھو جواب دیتا ہے۔ جو سوال اس سے ہو اس کا کام ہے کہ جواب دے۔ بعض نے کہا بائیبل بھی جواب دے دیتی ہے۔ میں نے کہا بہت خوب یہ سوال ہیں جواب دے دو۔ کہا مشکل یہ ہے کہ ہم عالم نہیں۔ میں نے کہا عالم ہونے کا سوال نہیں جو مسائل زندگی درپیش ہیں ان کا جواب بائیبل سے مل نہیں سکتا۔ میں لٹریچر ہمراہ لے گیا تھا۔ اس اجلاس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سامعین میں اس قدر دلچسپی پیدا ہوگئی کہ تین افراد نے قیمتاً قرآن کریم خریدنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اہل سوئٹزرلینڈ اور دیگر اہالیان یورپ کو اپنے فضل سے شناخت حق کی بصیرت بخشے۔ اور جھوٹے معبودوں کو مٹا کر سب کو اپنی بندگی میں لے آئے اور نصرت و فتح کا دور جلد اس خلافت ثالثہ میں ہی لے آئے۔ آمین

اس رپورٹ کو ختم کرنے سے قبل اپنے آقا ایدہ اللہ اور اپنے بزرگوں بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں اپنے ایک جدا ہونے والے عزیز انس داؤد صاحب کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ عزیز میرا بھانجہ تھا اور ۱۲ر فروری کی شب کو مالک حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی بخشش و رحمت بے پایاں سے نوازے اور جنت میں اعلیٰ مقام بخشے آمین

تحریکِ جدید کا نظام
حق و صداقت کا ایک مینار

تحریکِ جدید کے نظام کی زبردست اہمیت کی طرف احبابِ جماعت کی توجہ مبذول کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:۔

"ہمیں تحریکِ جدید کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق حق و صداقت کے ایک مینار سے ہے ایک مینار جتنا بلند ہو اتنی ہی اس کی روشنی پھیلتی ہے۔ ..... پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس نور کو پھیلانے کے لئے جو اس زمانہ میں روشنی دینے کی غرض سے دنیا میں نازل ہوا ہے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں اور روحانیت کے اس مینار کو اپنی جسمانی اور مالی قربانی کی بنیاد پر کھڑا کریں۔ اور اسے اتنا بلند لے جائیں کہ اس کی روشنی ساری دنیا میں پھیل سکے۔"

تمام احمدی نوجوانوں کو حضور اقدس کے اس ارشاد مبارک کو پیش نظر رکھ کر تحریک جدید کے نظام کو مضبوط تر بنا کر دنیا کے وسیع تر حصوں تک اسلام و احمدیت کا نور پہنچانے کے لئے تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ کم از کم سالانہ شرح چندہ دس روپے ہے۔ لیکن برسر روزگار خدام کو اپنی ماہانہ تنخواہ کا کم از کم پانچواں حصہ اپنے سالانہ چندہ تحریک جدید میں ادا کرنا چاہیئے۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ حوالدار احمد دین صاحب دل کے عارضہ سے سخت بیمار ہیں اور ایم ایچ ملٹری ہسپتال جہلم میں داخل ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(شیخ عبدالرحیم ایجنٹ اخبار الفضل جہلم)

پھوپھی صاحبہ بعمر ۵۰ سال کو پہلے بخار رہا۔ بعد میں جسم کے نچلے حصے میں فالج ہوگیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے (شیخ عبدالرحمٰن نائب ناظم مجلس خدام الاحمدیہ کنری)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ چند روز سے سخت بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(... ... دفتر تنظیم)

ایک حکیم صاحب کی رائے

مکرمی حکیم محمد عاشق صاحب شرقپور سے تحریر فرماتے ہیں:۔
"میں اکثر بے بی ٹانک آپ سے منگواتا رہتا ہوں جس سے بچہ کو ہی شیشی دی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت ہی ہوئی ہیں۔ تو یہاں تک کہتا ہوں کہ بچے کا وزن کر لیں۔ اگر ایک مہینہ کے بعد وزن نہ بڑھے تو قیمت نہ لی جاوے گی۔ بہت سوکھے سڑے بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے بے بی ٹانک سے ہرے بھرے ہو گئے۔"
پیکنگ ۱/۲۵، ۳/-
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

شذرات

شیخ خورشید احمد

میونخ میں تعمیر مسجد کے منصوبہ میں التوا

روزنامہ مشرق لاہور لکھتا ہے۔

"مغربی جرمنی میں مقیم پاکستانی نوجوان مسٹر فضل یزدانی شگفتہ نے یہ افسوسناک اطلاع پاکستانی مسلمانوں تک پہنچائی ہے کہ میونخ میں مسجد کی تعمیر کا منصوبہ التوا میں پڑ گیا ہے۔ متعصب عیسائی حلقے اور اخبارات اب اس سانحہ کو مسلمانوں اور اسلام کی تضحیک کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ مغربی جرمنی کے اس اہم شہر میں مسجد اور اسلامی مرکز کی تعمیر مسلمانوں کی ایک انتہائی اہم ضرورت تھی۔ پاکستان اور دوسرے مسلم ممالک کے طلباء اور دوسرے افراد نے اس ضرورت کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا۔ ۱۹۵۸ء میں انہوں نے مسلم ممالک کے تعاون اور امداد کی توقع پر مسجد اور اسلامی تبلیغی مرکز کی تعمیر کے منصوبے پر کام شروع کیا ۱۹۶۷ء میں پاکستانی سفیر جناب عبدالرحمٰن نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ . . . . .

لیکن سرمایہ ختم ہو جانے کے باعث اب یہ کام ایسے مرحلہ پر رک گیا ہے۔ جہاں اس منصوبہ پر لگایا ہوا لاکھوں پونڈ سرمایہ بے کار ہو رہا ہے۔ . . . . . یورپ ایسے اہم مقام پر مسجد کی تعمیر کے اس منصوبے میں عملی تعاون حکومت پاکستان کا ملی و دینی فریضہ ہے. . . . . ہمیں امید ہے کہ پاکستانی مسلمان بھی اس نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔"

(روزنامہ مشرق لاہور ۲۹ مارچ)

یورپ کے مختلف ممالک میں مساجد اور اسلامی مراکز کی تعمیر دو اہم وجوہ کی بناء پر وقت کی ایک اہم ضرورت ہے ایک تو اس لئے کہ ان ممالک میں بیرونجات سے گئے ہوئے ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان موجود ہیں جنہیں عبادت اور اجتماعات کے لئے مساجد اور مراکز کی بہرحال ضرورت ہے۔ دوسرے اس لحاظ سے بھی ان کی بشدت ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ مساجد ان ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ عام مسلمان تو اس کی اہمیت کو شاید محسوس نہ کریں۔ کیونکہ انہیں تبلیغ اسلام کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ جو اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس امر پر زندہ یقین اور ایمان رکھتی ہے۔ کہ اسلام نے بہرحال مغرب و مشرق میں پھیلنا ہے اور ترقی کرنا ہے۔

کیونکہ

یہ ہے تقدیر خداوندی کی تقدیروں سے

یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے محدود وسائل کے باوجود اس وقت تک دنیا میں ۲۴۴۷ مساجد تعمیر کر چکی ہے۔ خود یورپ اور امریکہ میں لاکھوں روپیہ کے مصرف سے ایسی عظیم الشان مساجد تعمیر کر چکی ہے۔ جو دوست اور دشمن سب کی نظروں میں ان ممالک میں شوکت اسلام کی ایک علامت قرار پا چکی ہیں۔

معاصر نے میونخ میں زیر تعمیر جس مسجد اور اسلامی مرکز کا ذکر کیا ہے۔ سرمایہ کی بناء پر اس کی تعمیر کا رک جانا ایک انتہائی افسوسناک امر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں میں یہ زندہ یقین اور ایمان پیدا کیا جائے۔ کہ اسلام نے دنیا کے دیگر ممالک کی طرح یورپ میں بھی بہرحال ترقی کرنا ہے اور کامیاب ہونا ہے اس لئے ہمیں اسلامی ممالک میں اسلامی مراکز اور مساجد کی تعمیر کے لئے بشرح صدر دل کھول کر چندہ دینا چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ یہ چندہ ایسے ہاتھوں میں جائے۔ جو امین ہوں اور چندہ کا ایک ایک پیسہ انتہائی حزم و احتیاط سے صحیح مصرف پر خرچ کریں۔

وقارِ عمل

"اخبار جہاں" کراچی میں ڈاکٹر محمود علی بریلوی اپنے سفر نیوزی لینڈ کے حالات میں لکھتے ہیں:۔

"میں نے آک لینڈ میں وزیروں کو اپنے بنگلے کی گھاس کاٹتے دیکھا۔ کیونکہ وہاں کوئی کسی کا نوکر نہیں سب اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں۔"

(۲۶ر نومبر ۱۹۶۹ء)

اپنا کام خود کرنا اور کسی کام کو عار نہ سمجھنا ایک بہت مبارک اور ضروری اصول ہے۔ مسلمانوں کے لئے تو اس پر عمل کرنا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے بھی ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ لیکن افسوس کہ آج ہماری بجائے اغیار اس پر کاربند ہیں۔ یہی وہ روح ہے جسے اس زمانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت میں وقارِ عمل کے ذریعہ قائم فرمایا تھا۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس روح کو زندہ اور قائم رکھنا وقت اور حالات کا ایک اہم تقاضا ہے۔

تربیتِ اولاد کے متعلق اسلام کی پُر حکمت تعلیم

(مکرم غلام رسول صاحب پنشنر۔ ڈیرہ غازی خان)

اولاد کی خواہش ایک فطری جذبہ ہے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اولاد سے محروم ہوتے ہیں وہ ذہنی پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بدقسمت سمجھتے ہیں۔ گو حصولِ اولاد کے خواہشمند تو سب لوگ ہیں لیکن اولاد کی تربیت بہت کم لوگ کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اولاد سے وہ تمنائیں پوری نہیں ہوتیں جن کی توقع عام طور پر کی جاتی ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اولاد کے ہاتھوں تنگ ہیں اور ان کی زندگی پریشانیوں کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

"انما اموالکم واولادکم فتنۃ"

یعنی تمہارے اموال اور اولاد تمہارے لئے آزمائش ہیں۔ اور یہ سچ ہے کہ جہاں یہ دو چیزیں راحت اور آرام کا موجب ہیں وہاں رنج ومحن کا باعث بھی بن جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کا مال ان کے لئے عذاب کا موجب بن جاتا ہے اور بعض اولاد کی وجہ سے تکلیف پاتے ہیں۔ اور یہ صحیح ہے کہ اگر اولاد نافرمان ہو یا بے راہ رو ہو تو انسان جیتے جی جہنم میں ہوتا ہے۔

پس سب سے ضروری بات یہ ہے کہ انسان اپنی اولاد کی تربیت کی طرف خاص توجہ کرے۔ اگر تھوڑی سی غفلت اِس بارہ میں کرے گا تو پھر اصلاحِ احوال نہ ہو سکے گی۔ اسلام ایک ایسا نظام ہے جس نے ہر گوشۂ زندگی کے متعلق ہدایات دی ہیں۔ تربیتِ اولاد کے متعلق اسلام نہایت قیمتی ہدایات دی ہیں اگر ان کو مدِّ نظر رکھا جائے تو انسان کامیاب رہتا ہے۔ پیغمبرِ اسلام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں یہ ہدایت فرمائی کہ

۱۔ اگر تو شادی کرنا چاہتا ہے تو دیندار عورت سے کر۔ کیونکہ دیندار عورت تیری اولاد کو دیندار بنا دے گی۔

۲۔ جب شادی ہو جائے تو میانہ روی اختیار کر اور خدا تعالےٰ سے دعا مانگ کہ وہ ایسی اولاد عنایت فرماوے جو مسِّ شیطانی سے پاک ہو۔ اللّٰھم جنّبنا الشیطان الخ اگر اس دعا کو ہر وقت مدِّ نظر رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کو سُننے والا اور قبول کرنے والا پائے گا۔

۳۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچّہ عطا کرے تو اس کی آمد پر اس کے ایک کان میں اذان اور دوسرے میں تکبیر کہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچّہ کو نفسیاتی طور پر ایسی تعلیم کی ضرورت ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرے اور اس کا عبد بن کر رہے۔ پہلی آواز جو اسکے کان میں پڑے وہ یہی ہو کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور وہی بندہ کا مقصود اور مطلوب ہے اِس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بچّہ کو سب سے پہلے دین کی طرف بُلایا جائے۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بچہ کی تربیت دینی ماحول میں نہیں بلکہ خالص دنیاوی ماحول میں کی جاتی ہے تاکہ دنیا میں وہ اچھے روزگار کا مالک بن جائے اور زندگی آرام سے گزارے۔ چونکہ روحانی تربیت کا انتظام نہیں کیا جاتا اِس لئے اس کے نتائج بڑے سنگین نکلتے ہیں۔ اور یہ سچ ہے کہ ؎

خشت اوّل چوں نہد دیوار کج
تا ثریا مے رَوَد معمار کج

اِس لئے ایسے بچے جن کو دین سے ناواقف رکھا جاتا ہے دنیا میں پڑ کر دین کی طرف راغب ہی نہیں۔ چونکہ یہ دنیا ہوا و ہوس کی دنیا ہے اس لئے اس میں پھنس کر ان کا ذہن کچھ اور سوچ ہی نہیں سکتا۔ لہذا انکی اصلاح محال ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کی تو ایسی مثال ہے کہ کسی عورت کو پہلے کنچنی بننے دیا جائے اور یہ خیال کیا جائے کہ بعد میں اسے مجبور کرکے اور توبہ کرا کر صالح بنایا جائے گا تو یہ کیسے ممکن ہے پس دین سے بے بہرہ ہی بچّہ کی ساری زندگی خراب کر دیتی ہے۔ لیکن اگر اسے پہلے دین مل جائے تو دنیا بھی آجائے گی کیونکہ دنیا دین کی لونڈی ہے اور جب دین آئے گا تو علم بھی آجائیگا کیونکہ دیندار اور متقی بندہ کو علم اللہ تعالیٰ خود سکھاتا ہے۔

"واتقوا اللّٰہ۔ یعلمکم اللّٰہ" (قرآن)

اگر بچہ کو پہلے ابتدائی دینی تعلیم دی جائے اور بعد میں سکول میں داخل کیا جائے تو کوئی زیادہ فرق نہ پڑے گا بلکہ اس کی بنیاد اور زیادہ پختہ ہو جائے گی اور وہ جلدی جلدی مدرسہ کی تعلیم کو حاصل کرکے کمی کو بھی پورا کرلے گا لیکن عموماً اس خطرہ کا احساس کیا جاتا ہے کہ اگر بچّہ دنیاوی تعلیم معیار کے مطابق حاصل نہ کر سکا تو دنیا میں کوئی خاص مقام حاصل نہ کر سکے گا اور اس کی زندگی ذلّت سے گزرے گی۔ یہ خیال سراسر غلط ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے رزق کسی دنیاوی علم پر موقوف نہیں اسکی تقسیم تو وہ خود کرتا ہے۔ اگر علم پر منحصر ہوتا تو کم علم بھوکے مر جاتے۔

پس جب دنیاوی رزق کسی کے اختیار میں نہیں۔ اس کا کھولنا اور تنگ کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے تو کتنا بدقسمت ہے وہ آدمی جو دین کو چھوڑ کر دنیا کے حصول میں لگ جاتا ہے جو سراسر ناپائیدار اور عارضی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل حاصل کرنے والے لوگ تو وہ تھے جو دنیاوی علوم سے ناواقف تھے۔ دنیا میں جتنے اولیاء اور اقطاب گزرے ہیں وہ دنیاوی لحاظ سے نہایت معمولی آدمی تھے۔ اگر وہ دنیا کا کام کرتے تو زیادہ سے زیادہ تیس چالیس روپیہ ماہوار کما لیتے۔ چونکہ وہ دین کی طرف آگئے اللہ تعالیٰ نے دین کے ساتھ دنیا کو بھی ان کے قدموں میں ڈال دیا اور بقائے دوام بخش دی۔ دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ اور دولتمند لوگ گزرے ہیں لیکن ان کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ پس دین کو حاصل کرکے انسان گھاٹے میں نہیں رہتا بلکہ دُنیا ہی خسارے کا سودا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک جنتی کے ایکدم درجات بلند ہونا شروع ہو جائیں گے۔ وہ اللہ تعالےٰ سے پوچھے گا کہ میرے رب یہ کس وجہ سے ہیں۔ حق تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ تیرے فلاں بیٹے کی وجہ سے ہیں جسے تُو نے دین سکھایا تھا اور اب اسکی نیکیوں سے تجھے بھی حصّہ ملتا رہے گا۔ گویا نیک اولاد والدین کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

اب تربیتِ اولاد کے متعلق چند امور عرض کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ جب بچّہ بولنا سیکھ رہا ہو تو اِس امر کا خیال رکھا جائے کہ وہ بُری باتیں خصوصاً گالیاں نہ سیکھے۔

۲۔ کسی بات پر ضد نہ کرے۔ ماں باپ کا کہا فوراً مان لے۔

۳۔ لالچ نہ کرے۔ اسکی خواہش اور ضرورت کے مطابق ہر چیز وقت پر مہیا کی جائے۔

۴۔ ہر وقت اسے کھانے کو نہ دیا جائے اور نہ ہی اسے کھانے پینے کی چیزیں خریدنے کے لئے رقم دی جائے۔ وقتِ مقررہ پر اسے کھانے کا عادی بنایا جائے۔ راستہ میں چلتے ہوئے نہ کھائے۔

۵۔ پڑھائی کے لئے اس میں شوق پیدا کیا جائے جاننا چاہیئے کہ ہر علم شوق سے حاصل کیا جاسکتا ہے اسکے بغیر ممکن نہیں۔ پس شوق پیدا کرنے کے ذرائع استعمال کئے جائیں۔ شوق پیدا کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ جو چیز وہ پڑھ رہا ہے یا سیکھ رہا ہے وہ اسکے لئے دلچسپ ہو اور اسکے ذوق کے مطابق ہو۔

آجکل یہ شکایت عام ہے کہ بچّے والدین کا ادب نہیں کرتے۔ آوارہ اور بے راہ ہو جاتے ہیں اسکی ذمہ داری والدین پر ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے "اکرموا اولادکم" کہ اولاد کی تکریم کرو۔ اگر ماں باپ بچّہ کی تکریم نہیں کرتے تو بچّہ سے تکریم کی توقع عبث ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مکرم بنایا ہے وہ اپنی تکریم چاہتا ہے۔ بچّہ بھی اس فطرت سے خالی نہیں۔ اگر آپ اسکی عزت کریں گے تو اس سے بڑھ کر وہ آپ کی عزت کرے گا۔ اگر آپ اسے سخت سُست کہہ کر یا گالیاں دے کر کسی کام پر مجبور کریں گے تو یا تو وہ بادلِ نخواستہ کرے گا یا بے ادب ہو کر انکار کر دے گا کیونکہ اس کا ضمیر فطرۃً سختی کو برداشت نہیں کرتا۔ گالی گلوچ یا سختی سے کوئی بچّہ خوش نہیں ہوتا اور نہ کچھ سیکھ سکتا ہے بلکہ اس طریق سے اسکی انفرادیت اسے بغاوت پر اُبھارتی ہے اور وہ سرکش ہو جاتا ہے پس صحیح طریق اکرموا اولادکم پر عمل کرنا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر حضورؐ کی اس نصیحت پر عمل کیا جائے تو اولاد صحیح معنی میں قرۃ العین بن جائے۔

بچّہ کی مربّی اور معلم دراصل اس کی ماں ہے۔ باپ کاروبار کے سلسلہ میں بیشتر وقت گھر سے باہر گزارتا ہے۔ بچّہ ماں کے پاس ہی رہتا ہے اس لئے جو باتیں سیکھتا ہے وہ ماں کے توسط سے ہی سیکھتا ہے اور وہی اس کے ذہن میں جم جاتی ہیں۔ اگر ماں اس کی تربیت اسلامی طریق پر کرے تو وہ اچھا شہری اور دیندار انسان بن سکتا ہے ورنہ مدرسہ کی تربیت کسی کام نہیں آسکتی۔ کیونکہ سکول میں داخلہ سے پہلے وہ سب کچھ سیکھ چکا ہوتا ہے اور وہ عادات راسخ ہو جاتی ہیں۔ پس اگر ماں بچّہ کی صحیح رنگ میں تربیت کرے تو واقعی اسی کے پاؤں تلے جنّت ہے۔

اِس سلسلہ میں دعا کو بھی ہرگز نہ بھولنا چاہیئے کیونکہ ہر چیز پر اللہ تعالےٰ کا تصرف ہے۔ اگر دلسوزی سے اولاد کے لئے دعائیں کی جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی ہوگی۔

✻

سالانہ نتیجہ دینیات ایف۔ اے سال دوم ۱۹۷۰ء

ہر سال ایف۔ اے سال دوم کا دینیات کا امتحان زیر ہدایت نظارت تعلیم منعقد ہوتا ہے۔ اس سال ۳۰ طالبات نے مکمل نصاب کا اور ۴۰ نے آسان نصاب کا کل ۷۰ طالبات نے امتحان دیا جن میں سے ۶۶ طالبات کامیاب ہوئی ہیں۔ بشریٰ شاہدہ بنت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب ۱۷۳ نمبر لے کر اول رہیں اور نصرت جہاں گولڈ میڈل کی حقدار قرار پائیں۔ امۃ الواسع بنت حکیم عبدالواحد صاحب اور مبشرہ غنی بنت عبدالغنی صاحب علی الترتیب ۱۶۴ اور ۱۵۴ نمبر حاصل کرکے دوم اور سوم رہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک فرمائے۔

تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے۔

(مریم صدیقہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

فریق الف

۱	رضیہ بیگم بنت فتح محمد صاحب ربوہ	۱۱۱
۲	شاہین اکبر " محمد اکبر صاحب "	۱۲۶
۳	امۃ الواسع بنت حکیم عبدالواحد صاحب ربوہ	۱۶۴
۴	مبشرہ غنی بنت عبدالغنی صاحب ربوہ	۱۵۴
۵	زاہدہ پروین بنت عبدالغنی صاحب ربوہ	۱۳۴
۶	زاہدہ بنت چوہدری نذیر احمد خان صاحب ربوہ	۱۲۳
۷	تسنیم اختر بنت ملک احمد خان صاحب "	۱۰۳
۸	امۃ المومن بنت عبدالواحد صاحب "	۹۴
۹	امۃ الکریم نزہت بنت حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب ربوہ	۱۲۳
۱۰	بشریٰ شاہدہ بنت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب "	۱۷۳
۱۱	امۃ النصیر بنت محمد اسحاق صاحب "	۱۵۱
۱۲	طیبہ بشریٰ بنت چوہدری عزیز احمد صاحب "	۱۲۷
۱۳	یاسمین بنت راج ولی صاحب "	۱۲۳
۱۴	طاہرہ پروین بنت لطیف احمد صاحب منصوری گوجرہ	۹۷
۱۵	نیر شاہین بنت سید حسین شاہ صاحب	۷۷
۱۶	امۃ المجید بنت نور الدین صاحب	۱۴۹
۱۷	نصرت پروین بنت چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر	۱۴۸
۱۸	شاہدہ پروین بنت عبدالحمید صاحب ضلع کیمبل پور	۱۱۷
۱۹	شاہدہ نسرین بنت عبدالغفار صاحب سرگودہا	۱۰۶
۲۰	جمیلہ بشیر بنت بشیر احمد صاحب	۱۳۳
۲۱	حفیظہ بنت ملک احمد خان صاحب	۱۳۹
۲۲	عائشہ صدیقہ بنت محمد شریف صاحب	۸۷
۲۳	محمودہ سرور بنت عبدالرحمٰن صاحب	۱۰۴
۲۴	صادقہ منصورہ بنت حکیم محمد صادق صاحب	۹۷
۲۵	منصورہ شریف بنت چوہدری محمد شریف صاحب	۱۴۱
۲۶	لبنیٰ سعید بنت میجر سید سعید احمد صاحب لاہور	۱۰۱
۲۷	امۃ السمیع فرحت بنت چوہدری سراج الدین صاحب	۱۳۲
۲۸	رشیدہ بنت چوہدری محمد خان صاحب نصر پارکر	۱۴۰
۲۹	زاہدہ بشریٰ " " "	۱۴۴
۳۰	شاکرہ بنت محمد انور خان صاحب	۱۱۹

فریق ب

۳۱	شہناز اختر بنت محمد اشرف صاحب	۸۰
۳۲	پروین اختر " " "	۸۹
۳۳	امۃ الرافع بنت محمد عبداللہ صاحب	۹۹
۳۴	امۃ المتین ناصرہ بنت محمود احمد صاحب	۱۳۸
۳۵	مسرت افزا بنت سید احمد صاحب	۹۶
۳۶	الفت النساء بنت چوہدری عنایت علی صاحب	۷۵
۳۷	طیبہ طلعت بنت ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب	۱۱۱
۳۸	صادقہ مرزا بنت مرزا عطاء الرحمٰن صاحب لنڈن	۹۰
۳۹	شہناز کاظم بنت چوہدری محمد کاظم صاحب باجوہ سرگودہا	۸۶
۴۰	امۃ الحی بنت حکیم محمد افضل فاروق صاحب بہاولپور	۱۱۷
۴۱	کوثر تسنیم بنت محمد مختار صاحب	۶۶
۴۲	عصمت فردوس بنت محمد مختار صاحب	۷۲
۴۳	بشریٰ بیگم بنت نور محمد صاحب	۱۱۱
۴۴	طاہرہ سلطانہ بنت فضل الرحمٰن صاحب بھیرہ	۷۳
۴۵	نصرت فرزانہ " " "	۹۳
۴۶	عقیلہ فرحت بنت محمد عارف صاحب	۱۳۶
۴۷	کشور سلطانہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب بہاولپور	۱۰۳
۴۸	فریدہ عزیز بنت چوہدری عزیز احمد صاحب رانگہ بل	۱۱۳
۴۹	صدیقہ بیگم بنت عبدالرحیم صاحب	۷۵
۵۰	رؤفہ خانم بنت عبدالجبار صاحب آزاد کشمیر	۷۲
۵۱	امۃ النصیر طاہرہ بنت پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب	۱۳۹
۵۲	رضیہ سلطانہ بنت چوہدری گلزار علی صاحب چنیوٹ	۸۴
۵۳	عابدہ محمودہ بنت غلام سرور صاحب سانگہ بل	۷۲
۵۴	حفیظہ تنویر بنت رشید احمد نذیر صاحب	۱۰۰
۵۵	زاہدہ نسرین بنت چوہدری عطاء اللہ صاحب رانجھا	۱۲۸
۵۶	شاہینہ رشید بنت عبدالرشید صاحب گجرات	۹۴
۵۷	زاہدہ پروین بنت محمد لوٹا صاحب شیخوپورہ	۶۵
۵۸	ناصرہ نسرین بنت محمد ابراہیم صاحب	۱۰۹
۵۹	محبوبہ بھٹی بنت غلام غوث صاحب بھٹی	۷۲
۶۰	عفت خالق بنت عبدالخالق صاحب جہتہ	۱۰۲
۶۱	اختر عابدہ بنت نور محمد صاحب	۸۹
۶۲	ثمینہ رشید بنت عبدالرشید صاحب غوری بھلوال	۱۱۰
۶۳	غزالہ شاہین " " "	۱۱۵
۶۴	منصورہ ناہید بنت محمد نذر احمد صاحب	۸۴
۶۵	آنسہ پروین بنت امین الدین خان صاحب	۸۰
۶۶	زاہدہ کوثر بنت غلام حسن صاحب لالیاں	۵۰

درخواست ہائے دعا

(۱) میں ۵ مہینوں سے بوجہ اعصابی درد کے شدید بیمار ہوں اور صاحب فراش ہوں سخت بے چینی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ملک محمد طفیل ٹمبر مرچنٹ راوی روڈ لاہور (۲) میرے ایک عزیز آجکل بہت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شفیع بھٹی محمود آباد (۳) ۲۰ کو میری اہلیہ کی دوسری آنکھ کا بھی اپریشن ہوگیا ہے جس کی وجہ سے گھبراہٹ اور کمزوری بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی منشی حریہ کے

روزنامہ الفضل ربوہ کے خریداران کی خدمت میں ضروری گزارش

کچھ عرصہ سے ڈاک خانہ والوں کی ہدایت پر الفضل کے پرچے خریداران حضرات کو ٹاؤن بنڈلوں کے ذریعہ بھجوائے جا رہے ہیں اور ٹکٹ بنڈلوں پر لگائے جا رہے ہیں۔ اخبار پر نہیں اگر کسی صاحب کو کوئی پرچہ بیرنگ ملے تو اپنے پوسٹ ماسٹر کے نوٹس میں لائیں کہ یہ پرچہ ٹاؤن بنڈل کے ذریعہ آرہا ہے۔ اس لئے اس کا ٹکٹ ڈاک خانہ کے آرڈر کے مطابق پرچہ پر لگانے کی بجائے بنڈل پر لگایا جاتا ہے۔ اور آپ کے پرچہ کی چٹ پر جو گول دائرہ میں نمبر ہے وہ ٹاؤن بنڈل کا نمبر ہے۔

دفتر ہذا کے پاس ایسے پرچے آتے ہیں جو بیرنگ کر دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ضروری کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ اس بارہ میں مناسب کارروائی کی جائے۔ جن جن احباب کو بیرنگ پرچے ملے ہوں وہ دفتر ہذا کو اس کی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اردن میں نئی حکومت کا قیام

عمان ۲۱ اپریل۔ اسرائیل کے خلاف جنگی کارروائیوں کو مؤثر بنانے کے لئے کل شاہ حسین نے اردن میں نئی حکومت تشکیل دینے کا اعلان کیا۔ نئی حکومت کے سربراہ سابق وزیر اعظم مسٹر بہجت طلہونی ہوں گے انہوں نے کل شاہ حسین کی ہدایت پر وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے کر نئی کابینہ بنانے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ تاکہ حکومت میں فلسطینی چھاپہ ماروں کے حامیوں کو شامل کیا جاسکے۔ نئی کابینہ میں سابقہ حکومت کے ان وزیروں کو شامل نہیں کیا گیا جو فلسطینی چھاپہ ماروں کے مخالف تھے۔

مسٹر بہجت طلہونی نے اپنی کابینہ میں پانچ ایسے نئے وزراء کو شامل کیا ہے جن کو فلسطینی حریت پسندوں کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ ان میں مسٹر نجیب ارشیدات جنرل علی الحیاری مسٹر ندیم الزطارد مسٹر وصفی اناب نوئی اور مسٹر صالح المواشیر شامل ہیں۔ ان پانچوں وزراء کو بالترتیب وزارت داخلہ، دفاع بلدیاتی امور، خزانہ اور سماجی امور کے شعبے دئیے گئے ہیں مصری فلسطینی حریت پسندوں کے حامی مسٹر نجیب کو وزیر داخلہ اور جنرل علی الحیاری کو وزیر دفاع مقرر کئے جانے کے فیصلہ کو بہت اہمیت دے رہے ہیں اور اس فیصلہ کو اردن میں فلسطینی حریت پسندوں کی پہلی زبردست فتح سے تعبیر کیا جارہا ہے۔

قاہرہ میں اسرائیلی جاسوس کی گرفتاری

قاہرہ ۲۱ اپریل۔ مصری خفیہ پولیس نے ایک لبنانی شہری کو اسرائیل کے لئے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ اخبار الاہرام کے مطابق ملزم شاکر فخوری اسرائیل کو فوجی اہمیت کی تصاویر اور دوسرا سامان سمگل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسرائیل نے شاکر فخوری کو قبرص میں جاسوسی کے لئے ملازم رکھا اور اسے اسرائیل میں جاسوسی کی تربیت دی۔ شاکر کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

عام انتخابات وقت مقررہ پر کرانے کے انتظامات

ملتان ۲۱ اپریل۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر جسٹس عبدالستار نے کہا ہے کہ آئندہ عام انتخابات کو مقررہ وقت پر کرانے کے سلسلہ میں انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں انہوں نے پاکستان پریس انٹرنیشنل کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ انتخابات لیگل فریم ورک پروگرام کے مطابق ہوں گے۔

چیف الیکشن کمشنر نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کے انتخابی حلقوں کا عنقریب سرکاری گزٹ میں اعلان کر دیا جائے گا۔

انتخابی حلقوں کے متعلق اعتراضات اور تجاویز پیش کرنے کے لئے عوام کو ۱۵ دن کی مہلت دی جائے گی۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ وقت کی کمی کے باوجود انتخابات سے متعلق دفتری کام بتدریج آگے بڑھ رہا ہے انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار ووٹرز کے لئے پولنگ بوتھ ہوں گے ہر جگہ عورتوں کے لئے ووٹ ڈالنے کے لئے الگ انتظام ہوگا۔

لیبیا کی حکومت غیر ملکی تیل کمپنیوں کے خلاف کارروائی کرے گی

قاہرہ ۲۱ اپریل۔ لیبیا کے سربراہ کرنل معمر القذافی نے لیبیا میں کام کرنے والی غیر ملکی تیل کمپنیوں کو انتباہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے تیل کی قیمتوں میں اضافہ کے فیصلے کو مسترد کر دیا تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

سید امتیاز علی تاج سپرد خاک کر دئیے گئے

لاہور ۲۱ اپریل۔ اردو کے نامور ڈرامہ نگار اور ممتاز ادیب سید امتیاز علی تاج کو کل مومن پورہ کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ مولانا سید اظہر حسین زیدی نے پڑھائی۔ جنازے میں ممتاز شہریوں ادیبوں شاعروں۔ ریڈیو ٹیلیویژن کے ممتاز فنکاروں نے شرکت کی۔

سید امتیاز علی تاج پر گزشتہ رات نامعلوم نقاب پوشوں نے سوتے میں قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ ملزموں نے بیگم حجاب امتیاز علی پر بھی چاقوؤں سے حملہ کر کے انہیں مجروح کر دیا تھا۔ تاج صاحب اور ان کی بیگم کو زخمی حالت میں میو ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں تاج صاحب رات پونے دو بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

چینی وزیر اعظم سے جاپانی تجارتی وفد کی ملاقات

پیکنگ ۲۱ اپریل۔ چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے کل جاپان کے ممتاز اقتصادی ماہر کینزو متسو مارا سے ملاقات کی۔ مسٹر متسو ماما اس وفد کی قیادت کر رہے ہیں جو جاپان میں چین کے ساتھ تجارت کے فروغ کے زبردست حامی ہیں۔ مسٹر چو این لائی سے ان کی ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی ملاقات سے پہلے چینی حکام سے ان کے مذاکرات کے بارے میں ایک مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا تھا۔ جس میں ایک تجارتی معاہدے کی تفصیلات بیان کی گئی تھیں۔

قومی آمدنی میں اضافہ کیا جاسکتا ہے

لاہور ۲۱ اپریل۔ مرکزی حکومت کے قدرتی وسائل مرحلے کے ایم حفیظ الدین نے کہا ہے کہ زراعت کی طرح معدنیات بھی ملک کی معیشت کو مستحکم کرنے میں شاندار کردار ادا کر سکتی ہیں بشرطیکہ ان سے استفادہ کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں انہوں نے کہا کہ ملک کے معدنیاتی وسائل کو بروئے کار لانے سے قومی پیداوار اور آمدنی میں کافی اضافہ کیا جاسکتا ہے وہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ جیالوجی کے زیر اہتمام معدنیاتی ترقی کے موضوع پر مجلس مذاکرہ سے خطاب کر رہے تھے

مشرقی پاکستان میں حلقہ بندی کا کام مکمل ہو گیا

لاہور ۲۱ اپریل۔ انتخابی حلقوں کی حد بندی کمیشن نے قومی اسمبلی کی ۱۶۹ عام نشستوں اور خواتین کی چھ نشستوں کی حد بندی مکمل کر لی ہے اس کے علاوہ صوبائی اسمبلی کی ۳۱۰ عام نشستوں اور خواتین کی ۱۰ نشستوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ھیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جاسکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید)

ایڈریس مطلوب ہے

دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مکرم چوہدری نذر محمد صاحب ولد چوہدری محمد رمضان صاحب موصی ۱۵۷۱۶ سابق سکونت گوٹھ برکت علی ڈاک خانہ کھتھر ضلع حیدرآباد سندھ کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو یا موصی صاحب خود اگر یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

حب مسان

بچوں کے امراض سوکھا۔ لاغری، سبز دست رنگ کر چالیس یوم میں بچہ کی توانائی بحال کرتے میں لاجواب۔

فہرست ادویات مفت

منگوا کر آزمائیے قیمت ۴۰ گولی ۲ روپے

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

قرآن میں خدا تعالیٰ نے انسان کی روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے تمام سامان رکھدیئے ہیں

جو بھی سچے دل سے اِس پر عمل کرے گا وہ اپنے خدا کو پالے گا اور تعلق باللہ اسے حاصل ہو جائیگا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی بے مثال دلآویز تعلیم اور اسکی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"قرآن وہ کتاب ہے جو انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت پیدا کر کے اس کو خدا کی طرف لے جاتی ہے اور انسان کی جتنی طبعی اور روحانی ضرورتیں ہیں ان سب کو پورا کرتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (بنی اسرائیل آیت ۹۰) ہم نے اس قرآن میں پھیر پھیر کر اور جکڑ دے دے کر اور نئے نئے اسلوب سے اور نئی نئی طرز سے تمام قسم کی فطرتوں کے لئے مضامین بیان کر دیئے ہیں۔

دنیا میں دو ہی چیزیں ہوتی ہیں جو کسی تعلیم کی برتری کو ثابت کرتی ہیں ایک یہ کہ ہر قسم کے مضامین اس میں بیان ہوں اور دوسرے یہ کہ مختلف طبقات میں سے ہر طبقہ کے لئے اس میں مضامین بیان ہوں۔ اور یہ دونوں خصوصیتیں قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں گویا کوئی انسان نہیں رہا جو قرآن کریم کا مخاطب نہ ہو اور کوئی بات نہیں رہی جو قرآن نے بیان نہ کی ہو۔ جب ہر بات اس میں بیان کر دی گئی ہے اور ہر قسم کے لوگوں کی فطرت کو ملحوظ رکھکر اس میں تعلیم نازل کر دی گئی ہے تو پھر بنی نوع انسان کو اپنے خدا کی محبت اور اس کا پیار کیوں حاصل نہ ہو بے شک پرانے زمانے میں موسٰی اور عیسٰی اور دوسرے نبیوں کو خدا ملا اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ہمارا دل اس سے تسلی نہیں پاتا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہو اور زندہ کتاب وہی کہلا سکتی ہے جو زندہ خدا سے ہمارا تعلق پیدا کر دے۔ اگر وہ ہمیں خدا سے نہیں ملاتی تو اس کتاب کا وجود اور عدم ہمارے لئے برابر ہو جاتا ہے اور قرآن کہتا ہے کہ ہم نے ہر انسان کی روحانی ضرورتوں کے پورا کرنے کے سامان اس کتاب میں رکھ دیئے ہیں۔ پس جو بھی سچے دل سے اس پر عمل کرے گا وہ اپنے خدا کو پالے گا۔ اسی طرح فرماتا ہے کہ اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ۔ (انعام آیت ۲۰) اے محمد رسول اللہ تو لوگوں سے کہہ دے کہ یہ قرآن میری طرف اسلئے وحی کیا گیا ہے کہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں بھی فائدہ پہنچاؤں اور وہ تمام لوگ جن کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے ان کو بھی فائدہ پہنچاؤں۔ ایک طرف قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس میں ہر قسم کے مضامین بیان کئے گئے ہیں اور ہر قسم کے لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور دوسری طرف اس نے یہ کہا ہے کہ جس کے ہاتھ میں بھی یہ قرآن ہے اس کو فائدہ پہنچے گا کیونکہ یہ اسی لئے نازل کیا گیا ہے کہ وہ سب لوگ جن کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے ان کو فائدہ پہنچائے۔

پس قرآن کریم ایک بہت بڑا اژدہا ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا۔ موسٰی کا عصا تو صرف تھوڑی دیر کے لئے فرعونیوں کو سانپ کی شکل میں نظر آیا تھا۔ جس سے کچھ دیر کے لئے ان کے جسموں پر لرزہ بھی طاری ہوا مگر قرآن وہ کتاب ہے جو آج تک انذار کا کام کر رہی ہے اور پھر اس کا انذار کسی ایک قوم یا ایک ملک سے مخصوص نہیں بلکہ دنیا کی تمام اقوام اور دنیا کے تمام ممالک اس کے دائرہ انذار میں شامل ہیں اور پھر اس کے انذار کی وسعت زمانوں کی قیود سے بھی بالا ہے۔ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہیں آسکتا جس میں قرآن دشمنان اسلام کے لئے ایک نذیر مبین کا کام نہ کر رہا ہو۔ یا اس کے انذاری نشانات ان کی شان و شوکت کو مٹا کر اسلام کو غلبہ دینے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء ص ۳۱۶، ۳۱۷)

خدام الاحمدیہ کی سترھویں سالانہ تربیتی کلاس

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے نہایت ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد کیا کرتی ہے امسال یہ کلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ ہجرت سے ۲۹ ہجرت ۱۳۴۹ ہش تک (۱۵ مئی تا ۲۹ مئی ۱۹۷۰ء) ربوہ میں منعقد ہوگی۔ سب مجالس اور خاص طور پر ایسی تمام مجالس جن کا کوئی نمائندہ گذشتہ سال کلاس میں شامل نہیں ہوا تھا۔ ان کی نمائندگی اس سال بہت ضروری ہے ایسی جملہ مجالس کے قائدین ابھی سے نمائندہ کا انتخاب کرلیں۔ اور مرکز کو اطلاع کر دیں۔ قائدین اضلاع و علاقہ اس اعلان کے بعد فوری طور پر ایسا انتظام کریں کہ زیادہ سے زیادہ مجالس اس مرکزی کلاس سے استفادہ کرسکیں۔

کلاس کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

(ناظم اعلیٰ سالانہ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قیادت ذہانت و صحت جسمانی کے سالانہ لائحہ عمل میں دو شقوں کا اضافہ

تمام مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے قیادت ذہانت و صحت جسمانی کے سالانہ لائحہ عمل میں مندرجہ ذیل دو شقوں کا اضافہ فرمایا ہے قبل ازیں لائحہ عمل کی اطلاع دی جاچکی ہے اس میں ان دو شقوں کا اضافہ کر کے اس کی پابندی کی جائے

۱۔ جملہ مجالس کو اس بات کا پابند کرنا کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر انصار اللہ کے اراکین کے لئے باقاعدہ صبح و شام حسب سہولت اعمر کے مطابق ورزش کا انتظام کریں اور اسکی پابندی کریں۔

۲۔ جملہ مجالس کو تلقین کی جائے کہ وہ اراکین انصار اللہ کے ذہنوں کو تیز کرنے کے لئے اپنی جگہوں پر مہینہ میں ایک بار ٹیسٹ لیا کریں اور مرکز اپنے طور پر سال میں ایک بار تمام اراکین کا ذہانت کا امتحان بذریعہ تحریر لیا کرے گا انشاء اللہ۔ (نائب قائد ذہانت و صحت جسمانی)

دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہونے کا ایک ثبوت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مخلصین جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے"

(آسمانی فیصلہ)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق بیعت سے غرض یہ ہے کہ:

(ا)۔ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور (ب) اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔

اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت کا گہرا تعلق دنیا کی محبت ٹھنڈی ہونے کے نتیجہ میں استوار ہوتا ہے۔ پس بشاشت قلب کے ساتھ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ بالشرح ادائیگی سے دنیا کی محبت ٹھنڈی ہونے کا ثبوت دیجئے تا اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے وھو المراد والمقصود

(ناظر بیت المال آمد)

درخواست دُعا

میرا بھتیجہ عزیزم نصیر احمد کراچی میں شدید طور پر بیمار ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے اسکی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (نسیم احمد ابن چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم رحمت بازار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲